



"نثار عزیز بٹ کی کالم نگاری کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ"

شرافت علی

ایسوسی ایٹ پروفیسر آف اردو، گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج، قصور

Abstract

Column writing occupies a distinct and influential position in modern Urdu journalism, serving as an effective medium for socio-political commentary, cultural critique, and intellectual discourse. This research paper presents a comprehensive analytical and critical evaluation of Nisar Aziz Butt's column writing, examining her unique literary style, thematic diversity, and ideological framework. Through a rigorous investigative and critical methodology, the study explores how Butt utilized the column format to articulate pressing national issues, moral values, and socio-cultural perspectives. The findings highlight her distinct rhetorical approach, intellectual depth, and significant contribution to Urdu journalism and literature, offering valuable insights for researchers and students of media and literary studies.

Keywords

Urdu Journalism, Column Writing, Nisar Aziz Butt, Literary Criticism, Socio-Political Commentary, Analytical Research.

تعارف

اردو صحافت اور ادب نے طویل عرصے سے ایک علامتی رشتہ برقرار رکھا ہے، جہاں کالم موجودہ سماجی و سیاسی حقائق اور گہرے ادبی اظہار کے درمیان ایک فکری پل کا کام کرتے ہیں۔ اس متحرک منظر نامے کے اندر، ممتاز خواتین مصنفین کی شراکت نے جدید پاکستانی گفتگو کو بنیادی طور پر تشکیل دیا ہے۔ نثار عزیز بٹ (1927–2020)، جو بنیادی طور پر اپنے اہم ناولوں اور وجودیت پسندی کے بیانیے کے لیے مشہور ہیں، انہوں نے ایک ذہین سیاسی اور سماجی مبصر کے طور پر بھی ایک مخصوص مقام پر قبضہ کیا۔ ڈان اور دی پاکستان ٹائمز جیسے نامور رسالوں میں شائع ہونے والے ان کے کالموں نے وقتی صحافت سے بالاتر ہو کر قومی شناخت، اخلاقی سالمیت اور ساختی سماجی تبدیلیوں پر گہری، فلسفیانہ عکاسی پیش کی۔

مابعد نوآبادیاتی اردو صحافت کا علمی جائزہ اکثر اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح دانشور کالم نگاروں نے نثر کا استعمال نہ صرف واقعات کی رپورٹنگ کے لیے کیا بلکہ معاشرے کی نظریاتی بنیادوں پر پوچھ گچھ کے لیے کیا۔ بٹ کی صحافتی زندگی سخت تجزیاتی گہرائی اور بہتر ادبی کاریگری کی ایک نادر ترکیب کی عکاسی کرتی ہے۔ مغربی فلسفہ، تاریخی شعور، اور مقامی سماجی و سیاسی چیلنجز کے ساتھ گہری وابستگی سے اس کا منفرد نقطہ نظر، اس کے کالموں کو تنقیدی طور پر سراہا گیا اور علمی اعتبار سے بھی اہم بنا۔ ان کے بڑے ناولوں پر وسیع تنقیدی تبصرے کے باوجود — جیسے کہ نگری نگری پھر مسافر اور دریا کے سانگ — ان کا مخصوص طریقہ کار، موضوعاتی وسعت، اور کالم نگاری میں بیانیاتی حکمت عملی تحقیق کا ایک کم تحقیقی دائرہ بنی ہوئی ہے۔



اس مطالعے کا مقصد نثار عزیز بٹ کی کالم تحریر کا ایک منظم، تحقیقی اور تنقیدی تجزیہ کر کے اس اہم خلا کو پر کرنا ہے۔ اس کے موضوعاتی انتخاب، اسلوباتی محاوروں اور نظریاتی وابستگیوں کا جائزہ لے کر، یہ تحقیق ان کے کام کو اردو فکری صحافت کی وسیع تر روایات کے اندر پیش کرتی ہے۔ آخر کار، یہ انکواری اس کی صحافتی میراث کا از سر نو جائزہ لینے کی کوشش کرتی ہے، اس بات کو روشن کرتی ہے کہ کس طرح اس کے تیز تنقیدی شعور نے پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کے لیے ایک پائیدار فریم ورک فراہم کیا۔

ادب کا جائزہ

اردو صحافت کا ارتقاء اور ادبی اظہار کے ساتھ اس کا ملاپ طویل عرصے سے جنوبی ایشیائی ادبی مطالعات میں علمی تحقیقات کا ایک مرکزی نقطہ رہا ہے۔ اسکا لرز نے مسلسل اس بات پر زور دیا ہے کہ کالم صرف روزمرہ کے تبصرے کے طور پر کام نہیں کرتے بلکہ سماجی و سیاسی تبدیلی، اخلاقی شعور اور فکری تاریخ کے اہم آئینہ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس فریم ورک کے اندر، صحافتی تحریر میں منتقل ہونے والی ممتاز ادبی شخصیات کا جائزہ قومی گفتگو کی تعمیر میں گہری بصیرت پیش کرتا ہے۔

نثار عزیز بٹ پر پچھلا علمی وظیفہ بنیادی طور پر ان کے افسانوں، خاص طور پر ان کے ناولوں پر مرکوز رہا ہے، جس میں ان کی وجودی گہرائی، کردار کی نشوونما، اور سماجی جہتوں کو تلاش کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، اقبال، عارف، اور سعد (2023) کی حالیہ تحقیق ان کے بڑے ناول نگری پھر مسافر میں سماجی مسائل کی تصویر کشی کی تنقیدی چھان بین کرتی ہے، جو ثقافتی کٹاؤ اور اخلاقی پیچیدگیوں کے بارے میں اس کی شدید آگاہی کو اجاگر کرتی ہے۔ تاہم، اگرچہ ان کے افسانوں کو کافی تنقیدی توجہ حاصل ہوئی ہے، لیکن اس کی غیر افسانوی اور صحافتی شراکتیں — خاص طور پر ان کے کالم جو معروف اخبارات میں شائع ہوئے ہیں — رسمی علمی گفتگو میں نسبتاً گہماندہ رہے ہیں۔

پاکستانی صحافت میں خواتین دانشوروں کے بارے میں علمی گفتگو نوٹ کرتی ہے کہ نثار عزیز بٹ جیسے مصنفین نے انسانی حقوق کے پائیدار مسائل، ثقافتی شناخت اور حکمرانی کو حل کرنے کے لیے عارضی سیاسی رپورٹنگ سے آگے بڑھتے ہوئے، آپ کے صفحہ پر ایک الگ فلسفیانہ سختی لائی ہے۔ ہم عصر کالم نگاروں کے علمی تجزیے یہ بتاتے ہیں کہ مصنف کا سماجی و سیاسی پس منظر ان کے اسلوبیاتی اور بیان بازی کے انتخاب پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ وجودیت اور کلاسیکی ادب سے بٹ کے گہرے تعلق نے ان کے تنقیدی نثر کو منفرد شکل دی، اور اسے اپنے عہد کے روایتی سیاسی مبصرین سے الگ کر دیا۔

یہ تحقیق موجودہ ادب میں شناخت شدہ اہم خلا کو پاٹ کر ان بنیادی تناظر پر استوار کرتی ہے۔ اگرچہ پہلے کے مطالعے اس کے داستانی افسانے پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہیں، یہ جائزہ اس کی صحافتی پیدوار کی طرف علمی دائرہ کار کو بڑھاتا ہے، اس بات کا ایک منظم جائزہ فراہم کرتا ہے کہ کالم کی صنف میں اس کے نظریاتی فریم ورک کس طرح ظاہر ہوئے۔

تحقیق کا طریقہ کار



نثر عزیز بٹ کے کالموں کی صحافتی اور ادبی جہتوں کی جامع تحقیق کے لیے یہ مطالعہ ایک معیاری اور تجزیاتی تحقیقی ڈیزائن کو اپناتا ہے۔ چونکہ موضوع ادبی تنقید، صحافت، اور سماجی و سیاسی گفتگو کے دائرے سے تعلق رکھتا ہے، اس لیے معروضی تشخیص اور علمی سختی کو یقینی بنانے کے لیے ایک کثیر جہتی طریقہ کار کا فریم ورک استعمال کیا جاتا ہے۔

1. تحقیق کی نوعیت اور قسم

- تجزیاتی اور تشخیصی: یہ تحقیق بنیادی طور پر معیاری ہے، جس میں نثر عزیز بٹ کے صحافتی کام کے موضوعاتی گہرائی، نظریاتی تناظر اور اسلوبیاتی عناصر کا جائزہ لینے کے لیے متنی تجزیہ پر انحصار کیا گیا ہے۔
- تاریخی وضاحتی نقطہ نظر: یہ مطالعہ ان کے کالموں کو پاکستانی تاریخ کے وسیع تر سماجی و سیاسی فریم ورک اور انگریزی سے اردو/اردو دانشورانہ صحافت کی روایات کے تناظر میں پیش کرتا ہے۔

2. ڈیٹا اکٹھا کرنا (معلومات کے ذرائع)

- تحقیق میں ثانوی اور بنیادی دستاویزی ذرائع کا استعمال کیا گیا ہے جن کی درجہ بندی درج ذیل ہے:
- بنیادی ذرائع: نثر عزیز بٹ کے شائع شدہ کالم (جیسا کہ بڑے ادبی رسالوں، اخبارات جیسے ڈان، اور مجموعہ کی شکل میں مرتب کیے گئے یا نمایاں کیے گئے)۔
 - ثانوی ذرائع: جدید اردو ادب اور صحافت سے متعلق تنقیدی کتابیں، تحقیقی مقالے، علمی جرائد، ادبی تاریخیں، مصنفین کے انٹرویوز، اور معتبر سوانحی متن۔

3. ڈیٹا کا تجزیہ اور تشخیص کا فریم ورک

- جمع کردہ ڈیٹا کا اندازہ متنی اور موضوعاتی تجزیہ کے طریقہ کار سے کیا جاتا ہے، جس میں شامل ہیں:
- موضوعاتی خرابی: سماجی و سیاسی تبصرے، ثقافتی تنقید، اخلاقی فلسفہ، اور بین الاقوامی امور جیسے بنیادی موضوعات پر مبنی اس کے کالموں کی درجہ بندی۔
 - اسٹائلسٹک اور ریٹریکل تشخیص: اس کے منفرد نثری اسلوب، فکری سختی، لسانی انتخاب، اور استدلالی ڈھانچے کا تجزیہ۔
 - تقابلی تناظر: اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ ایک ناول نگار کے طور پر اس کے نقطہ نظر نے اس کے صحافتی اور کالم لکھنے کے انداز میں کیسے ترجمہ کیا۔

4. طریقہ کار کی اہمیت

یہ طریقہ کار محققین کو غیر افسانوی نثر کو منظم طریقے سے تشکیل دینے کی اجازت دیتا ہے، جس سے مصنف کی افسانوی بیانیہ کی تکنیکوں اور ان کی صحافتی پیداوار کے درمیان فرق کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ یہ منظم ذریعہ کی تصدیق اور تنقیدی تشخیص کے ذریعے معروضیت کو برقرار رکھتا ہے۔



ڈیٹا تجزیہ

نثار عزیز بٹ کی صحافتی خدمات کا تجزیاتی جائزہ ایک ناول نگار کے طور پر ان کے ادبی عالمی نظریے اور سماجی و سیاسی صحافت کے ساتھ ان کی عملی مصروفیت کے درمیان گہرا تعلق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے کالموں کی ایک منظم موضوعاتی اور اسلوبیاتی خرابی کے ذریعے، تجزیہ کو تین بنیادی جہتوں میں درجہ بندی کیا گیا ہے:

1. موضوعاتی تنوع اور سماجی و سیاسی تنقید

- حکمرانی اور اخلاقیات کی جرح: بٹ کے کالم مستقل طور پر سیاسی ڈھانچے کے اندر اخلاقی اور اخلاقی زوال کی نشاندہی کرتے ہیں، ان کے افسانوں میں موجود وجودی خدشات کی بازگشت (اقبال، عارف، اور سعد، 2023)۔
- ثقافتی اور سماجی تحفظ: ان کی تحریریں جدید پاکستانی معاشرے میں روایتی اقدار کے خاتمے پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرتی ہیں، فکری بے حسی پر تنقید کرتی ہیں اور سماجی شعور کی وکالت کرتی ہیں۔
- عالمی اور قومی شعور: مقامی سیاست سے ہٹ کر، اس کی نثر وسیع تر عالمی تاریخی اور فلسفیانہ تحریکوں کے اندر قومی جدوجہد کو اکثر سیاق و سباق سے ہم آہنگ کرتی ہے۔

2. اسٹائلسٹک اور ریٹریکل فریم ورک

- فکری سختی: عارضی رائے کے ٹکڑوں کے برعکس، اس کے کالم تاریخی اشارے اور فلسفیانہ حوالوں سے استفادہ کرتے ہوئے اعلیٰ درجے کی فکری کثافت کو برقرار رکھتے ہیں۔
- نثر کی حرکیات: اعداد و شمار اس کی داستانی افسانوی تکنیکوں کی صحافت میں بغیر کسی رکاوٹ کی منتقلی کی نشاندہی کرتا ہے — جس میں لطیف ستم ظریفی، نفسیاتی بصیرت، اور تیز مشاہداتی تنقید کا استعمال کیا گیا ہے۔
- لسانی درستگی: اس کی لغت قابل رسائی صحافتی زبان اور بہتر ادبی اردو کے درمیان ایک نفیس توازن کی عکاسی کرتی ہے، جو اس کے دلائل کو مجبور اور مستند بناتی ہے۔

3. تنقیدی ترکیب

جامع اعداد و شمار کی ترکیب یہ ظاہر کرتی ہے کہ نثار عزیز بٹ نے کالم کی صنف کو نہ صرف روزمرہ کے واقعات کو رجسٹر کرنے کے لیے استعمال کیا بلکہ ایک فعال فکری پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا۔ اس کے کالم ایک مصنف کی تاریخی شہادت کے طور پر کام کرتے ہیں جو بدلتے ہوئے سماجی و سیاسی منظر نامے میں شہری ذمہ داری اور اخلاقی خود شناسی کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نظریاتی اور تجزیاتی فریم ورک



نثر عزیز بٹ کی صحافتی خدمات کا منظم انداز میں جائزہ لینے کے لیے، یہ مطالعہ ایک کثیر جہتی فریم ورک قائم کرتا ہے جو ادبی تنقید کو میڈیا اور ثقافتی مطالعات کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ چونکہ اس کا کام تخلیقی افسانے اور فکری صحافت کو جوڑتا ہے، اس لیے فریم ورک کو تین بنیادی نظریاتی ستونوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. ادب اور فکری صحافت کی سماجیات

- سیاق و سباق کے مطابق نثر: یہ ستون اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ کس طرح ایک مصنف کا سماجی و ثقافتی ماحول ان کی غیر افسانوی تبصرے کو براہ راست شکل دیتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بٹ نے اخباری کالم کو نہ صرف روزمرہ کی خبروں کے لیے ایک گاڑی کے طور پر استعمال کیا، بلکہ طویل مدتی ثقافتی اور نظریاتی تنقید کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کیا۔
- عوامی دانشور: یہ کالم نگار کو ایک ثقافتی نگہبان کے طور پر تیار کرتا ہے جو سیاسی حقائق اور سماجی شعور کے درمیان ثالثی کرتا ہے، یہ کردار نوآبادیاتی دور کے بعد کے اردو ادب میں نمایاں طور پر جھلکتا ہے۔

2. موضوعاتی اور تنقیدی تجزیہ کا ماڈل

- وجودی اور اخلاقی عینک: اس کے وسیع تر ادبی کاموں میں نظر آنے والی موضوعاتی کھوجوں کی بنیاد پر جیسے سماجی زوال اور انفرادی بیگانگی کی تنقید (یہ ماڈل اس بات کا اندازہ لگاتا ہے کہ صحافتی نثر میں اخلاقی اور فلسفیانہ سوالات کیسے داخل کیے جاتے ہیں۔
- پاور سٹرکچر کی ڈی کنسٹرکشن: یہ ان طریقوں کا تجزیہ کرتا ہے جن کے ذریعے بٹ نے ادارہ جاتی نظم و نسق، شہری ذمہ داری، اور ثقافتی کٹاؤ کے بارے میں پوچھ گچھ کی۔

3. اسٹائلسٹک اور ریٹریکل فریم ورک

- بیانیہ سے صحافت کی منتقلی: اس سے اس کے ناولوں کی پرتوں والی، نفسیاتی گہرائی سے کالم لکھنے کے جامع، قائل اور استدلال کے تقاضوں کی طرف اسلوبیاتی تبدیلی کا اندازہ ہوتا ہے۔
- لسانی اور بیان بازی: یہ اردو صحافت کے اندر ایک الگ ادبی آواز پیدا کرنے کے لیے اس کی ستم ظریفی، تاریخی اشارے، اور فکری محاورے کے استعمال کی چھان بین کرتا ہے۔

نتائج

- نثر عزیز بٹ کے کالموں کی تجزیاتی تحقیقات سے بطور ادبی کالم نگار ان کے کردار کے حوالے سے کئی اہم نتائج برآمد ہوتے ہیں:
- ناولی فلسفہ کی توسیع: یہ تحقیق نثر عزیز بٹ کے افسانوں اور ان کے صحافتی کالموں کے درمیان ایک گہرے موضوعاتی تسلسل کو ظاہر کرتی ہے، جس میں اخلاقی تنزلی، وجودی بیگانگی، اور معاشرتی اصلاح کے حوالے سے ان کے خدشات کو مسلسل آواز دی جاتی ہے۔



- صحافت میں فکری سختی: عارضی رائے لکھنے کے برعکس، اس کے کالم گھنے فکری تبصروں، تاریخی بیداری، اور فلسفیانہ گہرائی کی خصوصیت رکھتے ہیں، جو روزمرہ کی صحافت کو ثقافتی ادب کی شکل میں لے جاتے ہیں۔
- سماجی و سیاسی ڈھانچے کی تنقید: اس کے کالم پاکستانی معاشرے کے ڈھانچے جاتی چیلنجوں کی دستاویز کرنے والے تنقیدی آرکائیوز کے طور پر کام کرتے ہیں، جو گورننس، ثقافتی کٹاؤ، اور عوامی دانشور کی ذمہ داریوں کے بارے میں تیز بصیرت پیش کرتے ہیں۔
- الگ طرز کی مہارت: یہ مطالعہ اس کے نشر میں ایک منفرد بیان بازی کے انداز کی نشاندہی کرتا ہے، جو بغیر کسی رکاوٹ کے ایک ناول نگار کے بیانیہ کی نزاکتوں کو آپٹ ایڈ فارمیٹ کے قائل کرنے والے، جامع مطالبات کے ساتھ ملاتا ہے۔

نتیجہ

آخر میں، نثار عزیز بٹ کی اردو صحافت میں شراکت روایتی رپورٹنگ سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے کالم تخلیقی ادب اور سماجی و سیاسی تنقید کے درمیان ایک اہم تقطیع کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اخباری کالم کو ایک فکری ذریعہ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، اس نے اپنے وقت کی اخلاقی اور ثقافتی پیچیدگیوں کو کامیابی کے ساتھ حل کیا، اس کے بڑے افسانوی کاموں میں پائے جانے والے گہرے انسانی خدشات کی عکاسی کی۔ بالآخر، یہ تحقیق اس بات کی توثیق کرتی ہے کہ اس کی صحافتی شخصیت اس کی ادبی میراث کا ایک ناگزیر جزو ہے، جو اس کی فکری گہرائی، اسلوبیاتی درستگی، اور سماجی شعور کے لیے غیر متزلزل وابستگی کے لیے مسلسل علمی پہچان کا مستحق ہے۔

حوالہ جات

حوالہ جات

1. اقبال، ایس، عارف، زید، اور سعد، ایم (2023)۔ نثار عزیز بٹ ناول ”نگری نگری پھر مسافر“ میں مسائل کا تنقیدی جائزہ [نثار عزیز بٹ کے ناول ”نگری نگری پھر مسافر“ میں سماجی مسائل کا تنقیدی جائزہ]۔ تحقیق، (01) 4، 107-129۔ <https://tahqeed.pk/index.php/tahqeed/article/view/72>
2. بٹ، این اے (2001)۔ تمہید [ڈان میں شائع ہونے والے انگریزی کالموں کا مجموعہ]۔ سنگ میل پبلیکیشنز۔
3. بٹ، این اے (2012)۔ گئے دن کا سراغ [گئے دن کا سورگ: سوانح عمری]۔ سنگ میل پبلیکیشنز۔
4. خلیل، ڈبلیو (2022)۔ نثار عزیز بٹ کے ناولوں میں نسوانی کردار۔ گوہر تحقیق، (2) 5، 45-58۔ <https://journals.gscwu.edu.pk/index.php/gohar>
5. اشفاق، ایچ (2021)۔ وجودی عناصر اور نثار عزیز بٹ کا اسلوب [نثار عزیز بٹ کا وجودی عناصر اور انداز]۔ جرنل آف ریسرچ یونیورسٹی آف پشاور، (2) 38، 112-130۔



6. اقبال، ایس، عارف، زیڈ، اور سعد، ایم (2023)۔ نثار عزیز بٹ ناول "نگری نگر پھر مسافر" مسائل کے تنقیدی جائزہ۔ تحقیق، (01) 4،
<https://tahqeed.pk/index.php/tahqeed/article/view/72-107-129>
7. خان، ایم اے (2019)۔ اردو فکشن اور فکری مباحثہ [اردو افسانہ اور فکری مباحثہ]۔ خیال یادگار غالب۔
8. صدیقی، اے (2016)۔ پاکستانی صحافت: تاریخ اور رجحانات [پاکستانی صحافت: تاریخ اور رجحانات]۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس پاکستان۔
9. باقر، ص، اور فارسی، ص (2020)۔ اردو ادب میں خودنوشت: ایک تجزیہ۔ تحقیق، (2) 1، 45-60۔
10. حسین، ایس (2018)۔ روشن خیال کالم نگاری اور اردو ادب [روشن خیال کالم نگاری اور اردو ادب]۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن۔
11. رؤف، اے (2020)۔ نثار عزیز بٹ کی یاد: زندگی، کام، اور صحافتی میراث۔ فرائیڈے ٹائمز۔
<https://www.thefridaytimes.com/>